سوال

(256) باپ کی جائیداد کا اصل مستحق

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومقتیان شرع متین کہ جو شخص اپنے والد کو جو کہ ضعیف العمر ہشتاد سالہ عمر کا موجد جس کی بیعت بھی حضرت مولانا عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے ہوا اور تمام عمر از سن بلوغ تا حال حدیث رسول اللہ ﷺ کا شیدا ہوا اور اس نے اپنی کمائی سے ذاتی جائداد دنیاوی بنائی ہو، وہ شخص اپنی پیدا کردہ جائیداد کو جس طرح چاہے تصرف میں لاسکتا ہے، اور اپنے چند دیگر فرزندان میں سے ایک کو جو ہر لحاظ سے عاق ہو حالاں کہ اس کو پڑھایا ہو ختنہ، شادی اور ملازم کرایا ہو، پھر وہ اس قسم کا اشتہار شائع کرائے تو شرعاً وہ اس باپ کی جائیداد کا مالک ہوسکتا ہے؟ جب کہ باپ نے عرصہ چار سال سے عاق بھی کر دیا ہوا ہے اور جائیداد باقی فرزندان کے نام منتقل کر دی ہے، اس کی اطاعت اور نافرمانی کا لب لباب اشتہار سے ظاہر ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

(1) والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہے جب تک وہ معصیت الہی اور شرک وکفر کا حکم نہ دیں، اگر اولاد ماں باپ کے حقوق ادا نہیں کرے گی تو سخت گنہگار ہوگی کیوں کہ حقوق والدین گناہ کبیرہ ہے، اسی طرح والدین کے ذمہ اولاد کے حقوق ہیں جن کا پورا کرنا والدین پر ضروری ہے، اگر ماں باپ اپنی اولاد کے حقوق پورا نہ کریں گے تو گنہگار ہوں کے، یہ دونوں باتیں بالکل کھلی ہوئی ہیں۔ آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے ثابت اور محقق ہیں۔

(2) شرعاً عاق وہ شخص ہے جو ماں باپ کا نافرمان ہو، ان کو اپنے قول وعمل سے اذیت اور دکھ پہونچاتا ہو، ان کی خدمت نہ کرے اور ان کی راحت وآسائش کا خیال نہ رکھے۔ از روئے شرع باپ کا اپنے بیٹے کو "عاق" کرنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔ والدین کا اپنی اولاد کو عاق کرنا ایک لغو اور مہمل بات ہے۔

(3) جب کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی اولاد کو کچھ دینا چاہیے، تو تمام اولاد بیٹا بیٹی سب کو برابر برابر دے، تسویہ بین الاولاد فی الھبۃ ضروری اور واجب ہے، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں "اعدلو بین اولادکم" ابوداود (1) نسائی (2) اور فرمایا (عربی) (3) یہاں تک اولاد میں سے کسی ایک نے اگر مقابلہ زیادہ خدمت کی ہے، تب بھی حق الخدمت وحق المحنت کے طور پر بطریق معاوضہ اس کو کچھ زیادہ نہیں دے سکتا

بہر حال عدل بین الاولاد ضروری ہے۔

(4) اولاد میں سے اگر کوئی نالائق وسرکش، عاق ونافرمان ہے۔ تو اس کو کچھ نہ دینا یا ایسے یعنی باپ کا مختلف حیلوں اور ذریعوں سے جائداد منقولہ وغیر منقولہ فرماں بردار اولاد کی طرف

اس طرح منتقل کردینا کہ عاق نہ باپ کی زندگی میں کچھ پائے ،اورنہ اس کی وفات کے بعد بطور میراث کے پاسکے ناجائزونادرست ہے ۔کسی اولاد کو دینا اور کسی کونہ دینا حدیث مذکور بالا کے خلاف ہے ،اورترکہ ومیراث سے محروم کردینا یا محروم کرنے کی کوشش کرنا جاہلی طریقہ ہے ،جسے اسلام ناجائزو باطل قرار دیا ہے ارشاد ہے لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا (سورة النساء : 7)

حقوق الوالدین دنیا آخرت میں مواخذہ الہیٰ کا سبب ہے ،حرمان میراث وہبہ کا سبب نہیں ہے ،باپ اوربیٹے کے درمیان عدم توارث سبب فقط کفر ہے ۔پس مسلمان اولاد مسلمان والدین کی میراث وترکہ سے محروم نہیں ہوسکتے ۔

منظوراحمد نے اشتہار منسلکہ میں اپنے والد مولوی شرف الدین کے متعلق جو الفاظ ناشائستہ ونازیبا استعمال کئے ہیں ،ان کی رو سے ایسی صورت میں کہ مولوی شرف الدین کبھی بدعت و معصیت او شرک وکفر کا حکم اولاد کو نہ دیا ہو ،منظوراحمد شرعا عاق ہے اوراس کی حقوق کی وجہ سے سخت گنہگار ہے ۔مولوی شرف الدین کا منظوراحمد کو چار سال یا زائد یا کم مدت سے عاق کرنا لغو اور مہمل ہے ۔

منظوراحمد کی سرکشی ونافرمانی کی وجہ سے مولوی شرف الدین کا منظوراحمد کو دیگر اولادوں کے برابر ہبہ نہ دینا حدیث مذکور بالا کے خلاف ہے ۔

اسی طرح اپنی زندگی میں ایسی صورت اختیار کرنی کہ بعد وفات ان کی جائیداد متروکہ سے منظوراحمد کو کچھ نہ پاسکے ناجائز ہے ۔بے شک ہر شخص اپنی زندگی میں بقائمی ہوش و حواس و بحالت صحت وثبات عقل اپنے مال میں ہر طرح تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے ۔لیکن نافرمان اولاد کو اپنے ترکہ سے محروم کرنے کے لیے ایسے حیلے و ذرائع اختیار کرنے اور تصرفات کرنے کن کے باعث ایسی اولاد میراث سے محروم ہوجائے شرعا جائز اور درست نہیں ہوں گے ،ایسے تمام حیلے وتصرفات شرعا لغو اور کالعدم ہوں گے ،اورایسی اولاد بھی بقیہ اولاد کی طرح مستحق میراث ہوں گی ۔

پس صورت مسئولہ میں مولوی شرف الدین نے اپنی جو جائیداد میں بقیہ مطیع فرزندوں کی طرف کسی طرح منتقل کردی ہیں بعد ان کے مرنے کے ،ان کا عاق لڑکا منظوراحمد بھی جائداد مذکورہ میں سے بقدر اپنے حصہ شرعی کے لینے کا مستحق ہوگا ۔ہاں منظوراحمد کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ باپ کا مقابلہ کرے دعویٰ اورنالش کرے اور عدالتی چارہ جوئی کرے یہ امر باپ کے ذمہ ہے کہ وہ اولاد میں سے ایک دوسرے کو ترجیح نہ دے ،اورکسی کو کم کسی کو زیادہ نہ دے ،بلکہ مساوات کرے اور ظلم نہ کرے ۔ورنہ اس پر مواخذہ ہوگا ۔آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ أَصْبَحَ مُطِيعًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَمَنْ أَمْسَى عَاصِيًا لِلَّهِ فِي وَالِدَيْهِ أَصْبَحَ لَهُ بَابَانِ مَفْتُوحَانِ مِنَ النَّارِ وَإِنْ كَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا» قَالَ رَجُلٌ: وَإِنْ ظَلَمَاهُ؟ قَالَ: «وَإِنْ ظلماهُ وَإِن ظلماهُ وَإِن ظلماهُ»

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب الفرائض والہبۃ

صفحہ نمبر 468

محدث فتویٰ